



کیا نہماز کی لذت

جنسی تعلق کی لذت جیسی ہے؟



TRUEISLAM.CA



www.Truelslam.ca



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



www.Truelslam.ca

دیڈیو کا سیہ حصہ دیکھیں

اعتراض: حضرت مرتضیٰ صاحب[ؒ] نے سورۃ المؤمنون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بر اہین احمدیہ (حصہ پنجم، صفحہ ۱۸۶ اور مزید ۳۵ صفحات) میں تماز میں اللہ تعالیٰ ست خلوت، خشوع اور خضوع کو مرد و عورت کے مخصوص تعلقات سے مثالاً بیان کیا ہے جو غیر مناسب اور قابل اعتراض ہے۔

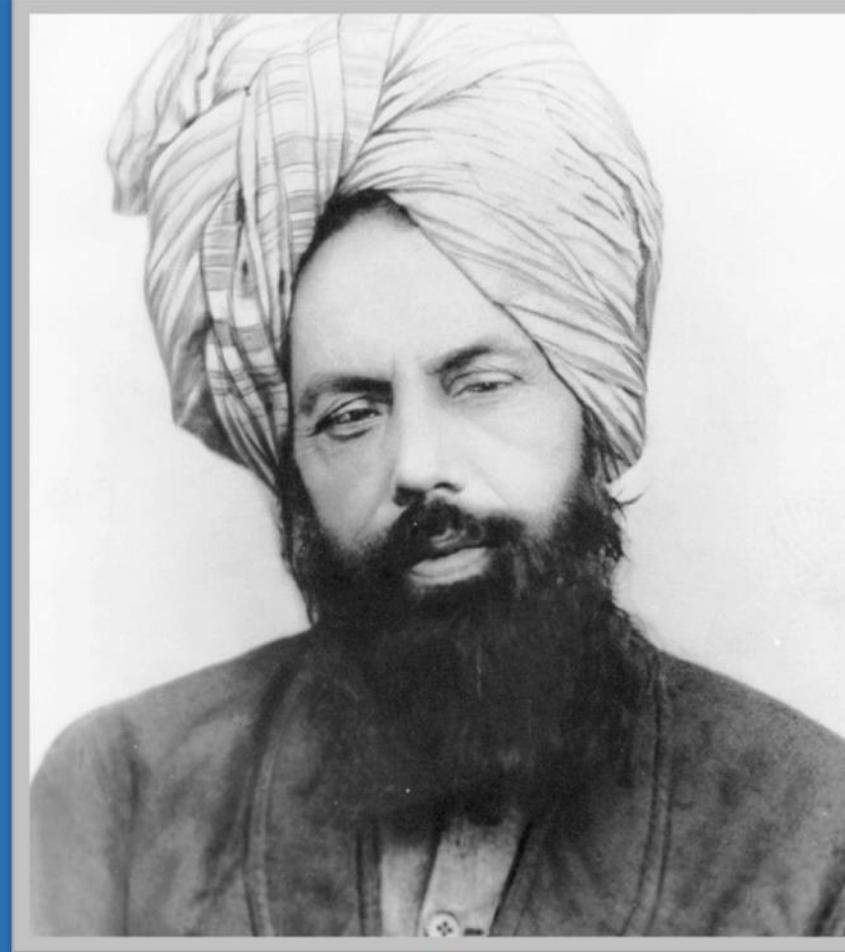
جواب: ایک انتہائی عارفانہ، پر حکمت اور لطیف مضمون ہے جو بر اہین احمدیہ کے ان صفحات میں بیان ہوا ہے، ناظرین اسے خود پڑھ لیں، وہاں کسی جنسی تعلق کا کوئی ذکر نہیں، یہ معتبر ضمین کی اپنی ذہنی اختراق و اندرونی تعفن و بعض ہے۔ حضرت مرتضیٰ صاحب[ؒ] نے جن الفاظ (مثلًا سلا لہ، نطفہ، منی اور فروج وغیرہ) کا ذکر کیا ہے وہ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ حضرت مرتضیٰ صاحب[ؒ] نے تور و حانی پیدائش دار تقاء کے مضمون کو جسمانی و نشوونما سے جوڑ کر اس طرح واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی انسانی تخلیق کے رو حانی اور جسمانی ربط پر انسان اش اش کراٹھتا ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ اس مضمون کا خود مطالعہ کریں اور اس دیڈیو میں دیئے گئے جواب پر غور فرمائیں۔ جزاکم اللہ

حوالہ کے لئے دیکھئے: ایلی آوس۔ یہ کیسا الہام ہے جس کا کوئی مطلب نہیں

الہام: اے احمد! تیر انام پورا کیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کی شان میں گتنا خی ہے؟

ویڈیو کاریئر حصہ دیکھیں

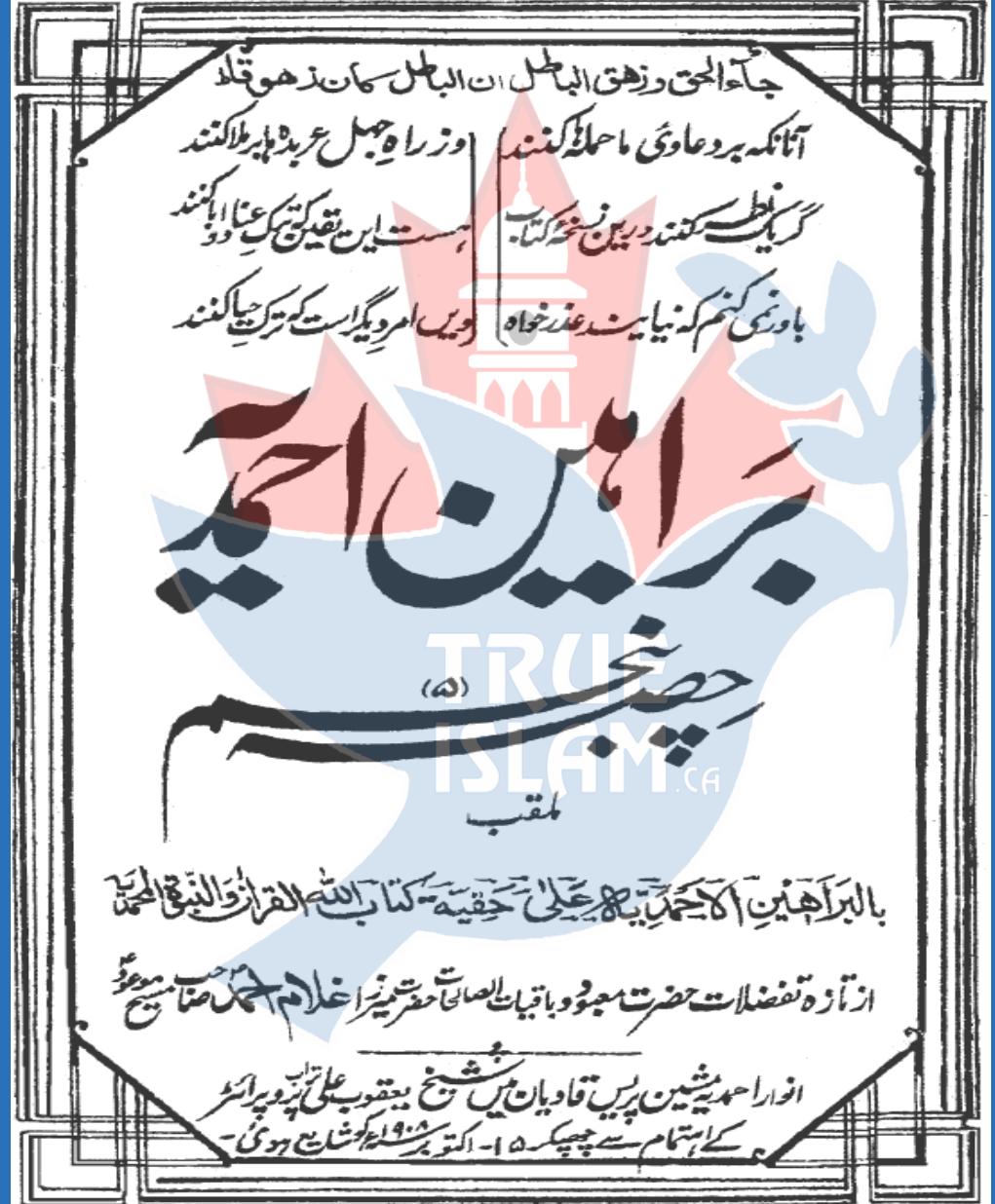


طبعہ برپا کان نہ برپا کان بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

ماہ الاتیاز قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کلام جو غیر کام کہلاتا ہے قرآنی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو کیونکہ اعجاز کیلئے اسی قدر معتبر سمجھا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قرآن مجید فی رَبِّ وَمَا تَرَأَى عَلَى عَبْدِنَا فَقَالُوا إِنَّهُ مُؤْمِنٌ بِمِثْلِهِ لَيْ نَبْيَسْ فرمایا کہ فَاتُوا بِآیَةٍ مِّنْ مِثْلِهِ یا فَاتُوا بِكَلِمَةٍ مِّنْ مِثْلِهِ اور درحقیقت یہ یقین ہے کہ خدا کے کلمات علیحدہ علیحدہ تو وہی کلمات ہیں جو کفار کی زبان پر بھی جاری تھے۔ پھر رنگین عبارت اور نظم کلام اور دیگر لوازم کے لحاظ سے وہی کلمات حیثیت مجموعی ایک مجرہ کے رنگ میں ہو گئے اور جو مجرہ خدا تعالیٰ کے افعال میں پایا جاتا ہے اس کی بھی بیباشان ہے یعنی وہ بھی اپنی حیثیت مجموعی سے مجرہ بنتا ہے جیسا کہ کلام اپنی حیثیت مجموعی سے مجرہ بنتا ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ کے منہ سے جو چھوٹے چھوٹے فقرے نکلتے ہیں وہ اپنے مطالب عالیہ کے لحاظ سے جو ان کے اندر ہوتے ہیں انسانی فقرات سے امتیاز کلی رکھتے ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ انسان ان کے پوشیدہ حقائق معارف تک نہ پہنچے مگر ضرور ان کے اندر انوارِ مخفیہ ہوتے ہیں جو ان کلمات کی روح ہوتے ہیں۔ جیسا کہ یہی کلمہ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلْقِينَ آپنی گذشتہ آیات کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ایک امتیازی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس قسم کی روحانی فلسفی اس کے اندر بھری ہوئی ہے کہ وہ بھائے خود اک مجرہ ہے جس کی ظییر انسانی کلام میں نہیں بلکہ۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس سورہ کے ابتداء میں جو سورۃ المؤمنون ہے جس میں یہ آیت فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلْقِينَ ہے اس بات کو بیان فرمایا ہے کہ کیونکہ انسان مراتب ستر کو طے کر کے جو اس کی تجھیل کے لئے ضروری ہیں اپنے کمال روحانی اور جسمانی کو پہنچتا ہے۔ سو خدا نے دونوں قسم کی ترقیات کو چچھے مرتبہ پر تقسیم کیا ہے اور مرتبہ ششم کو مکالم ترقی کا مرتبہ قرار دیا ہے اور یہ مطابقت روحانی اور جسمانی وجود کی ترقیات کی ایسے خارقی عادت طور پر دکھائی ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے کبھی کسی انسان کے ذہن نے اس ناقیت معرفت کی طرف سبقت نہیں کی۔ اور اگر کوئی دعوے کرے کہ سبقت کی ہے تو

البقرۃ: ۱۵ ج المؤمنون:



ویدیو کا یہ حصہ دیکھیں

اصل حوالہ:

برائین احمد یہ حصہ پچھہ،

صفحہ ۱۸۵



www.Truelslam.ca



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA



TruelslamCA

ویدیو کا یہ حصہ دیکھیں

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةٍ هُمْ خَشِعُونَ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارِ مَكِينٍ پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہر نے کی
محفوظ جگہ میں رکھا۔

جو پانچھیں اور چھتے درجہ میں انسان کامل کیلئے نمودار طور پر ظاہر ہوتے اور اپنے دکش پیرایہ میں جملی فرماتے ہیں[☆] اور پونکہ وہ نظمہ کی طرح روحانی وجود کا پہلا مرتبہ ہے اس لئے وہ آیت قرآنی میں نظمہ کی طرح پہلے مرتبہ پر رکھا گیا ہے اور نظمہ کے مقابل پر دکھلایا گیا ہے تا وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نظمہ ہے اور نظمہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قوی اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں۔ اور جیسا کہ نظمہ اس وقت تک معرض خطر میں سے جب تک کہ رحم سے تعلق نہ پکڑے۔ ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت

اس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحم خدا سے تعلق نہ پکڑے۔ یاد رہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر تو سطح کسی عمل کے ہو تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے جیسا کہ جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے یا خود انسان کو بنایا یہ سب فیض رحمانیت سے ظہور میں آیا لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاست کے عوض میں ہو وہ رحمیت کا فیض کہلاتا ہے۔ یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے پس جب کہ انسان نماز اور یادِ الہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تنہی رحمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔ سو نظمہ میں اور روحانی وجود کے پہلے مرتبہ میں جو حالت خشوع بے صرف فرق یہ ہے کہ نظمہ رحم کی کشش کا محتاج ہوتا ہے اور یہ رحم کی کشش کی طرف احتیاج رکھتا ہے اور جیسا کہ نظمہ کے لئے ممکن ہے کہ وہ رحم کی کشش سے پہلے ہی ضائع ہو جائے۔

[☆] پانچواں درجہ جیسا کہ تم بیان کر چکے ہیں وہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے یعنی وَالَّذِي رَسَّعَ
لَا مُنْتَهِيْمْ وَعَفَدَهُمْ رَاعُونَ۔ اور چنان درجہ جیسا کہ تم بیان کر چکے ہیں وہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا
ہے یعنی وَالَّذِي رَسَّعَ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يَحْفَظُونَ۔ اور یہ پانچواں درجہ جسمانی درجات کے پنجم و درجہ کے مقابل
پر ہوتا ہے جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے یعنی قَعْدَةَ الْوَلَّةِ لَحْمَانَ اور چنان درجہ جسمانی درجات
کے ششم درجہ کے مقابل پر ہے جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے قَعْدَةَ حَلْقَةِ الْأَخْرَجِ۔ منہ



وَيُذْكُرُ كَمْ يَهْدِي
وَيَهْدِي

اصل حوالہ:
برائین احمد یہ حصہ پنجم
صفحہ ۱۸۹



ویدیو کا یہ حصہ دیکھیں

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرَّحِيمُ شِجَنَةٌ مِنَ الرَّحِيمِ. فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَ لَهُ قَطَعْتُهُ".

(رواۃ البخاری)

روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

'رحم بنا ہوا ہے رحمن سے، رب نے فرمایا ہے کہ جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا'.

(بخاری)

اصل حوالہ: صحیح بخاری کی حدیث

وِيڈیو کا یہ حصہ دیکھیں

وَمَا كَانَ الرَّحِيمُ مُذلًّا قَوْمٌ وَلَكِنْ بَعْدَ ظُلْمٍ وَأَفْسَانٍ
اور خدا نے رجیم کی قوم کو ذلیل نہیں کرتا مگر اس وقت جبکہ ظلم اور افسانہ اندیزی اختیار کرے۔
وَهُلْ حَدُثْتَ مِنْ أَبْيَاءِ أُمَّةٍ رَأَوْ قُبَّحًا يَأْفَعَ الْحَسَانِ
کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے جن کو سیکھی کرتے کرتے بدی پیش آئے؟

وَكُلُّ النُّورُ فِي الْقُرْآنِ لَكُنْ يَمِيلُ الْهَالِكُونَ إِلَى الدُّخَانِ
اور تمام اور ہر یک قسم کے سور قرآن ہی میں ہیں گھسنے والے دھوکیں کی طرف دوڑتے ہیں۔

بِهِ تِلْنَاتِرَاثِ الْكَامِلِينَا بِهِ سِرْنَا إِلَى اقْصَى الْمَعْانِي
ہم نے اس کے دلیل سے کاملوں کی دراثت پائی ہم نے اس کے دلیل سے حقیقتوں کے انہیں بھیکیا۔

فَقُمْ وَاطْلُبْ مَعَارِفَةً بِجُهْدٍ وَخَفْ شَرَّ الْعَوَاقِبِ وَالْهَوَانِ
پس انہی اور کوشش کے ساتھ اس کے معارف طلب کر اور انجام بدارو ڈالت کی بدیوں سے خوف کر۔

أَتَخُطُّبُ عِزَّةَ الدُّنْيَا الْدُنْيَةَ أَتَطْلُبُ عِيشَهَا وَالْعِيشُ فَانِي
کیا تو اس دینا کا رہ کی عزیتوں کا طالب ہے کیا تو اس دینا کے عیشوں کو ٹھوٹھوتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں۔

أَتَرْضَى يَأْخِيَ بِالْخَانِ حُمْقًا وَتَنْسِيَ وَقْتَ تَبْدِيلِ الْمَمْكَانِ
اے بھائی! کیا تو سرائے میں رینگتیں اپنے ہمن سرائی ہو گیا اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے۔

عَلَى بُسْتَانِ هَذَا الدَّهْرِ فَأَسْ فَكَمْ شَجَرٌ يُحَاجُّ مِنَ الْأَهَانِ
اس دینا کے باع پر تم رکھا ہے سوبھت سے درخت جڑھ سے اکھڑے جاری ہے ہیں۔

وَكَمْ غُنْقِيْ تُكَسِّرُهَا الْمَنَانِيَا وَكَمْ كَفِ وَكَمْ حُسْنُ الْبَنَانِ
اور موتنیں بہت تی گرونوں کو تواری ہیں اور بہت انتہیا یا اور بہت سے خوبصورت پورے اٹوپی ٹلی جاتی ہیں۔

تَرَى فِي سَاعَةٍ سُرُرًا لَرَحْلِ وَ فِي الْآخِرَى تَرَاهُ عَلَى الْأَرَانِ
اور تو یہ تماشہ کیوں ہے کہ ایک گھری ایک مرد کے لئے کتنے بچھے ہوتے ہیں اور پھر درمری گھری میں وہی مرد تابوت مرد پر پڑا ہوا ہوتا ہے۔

(نور الحلق جلد اول - روحانی خزانہ جلد ۸ صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۱)

ویڈیو کاری حصہ دیکھیں



وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔
(سورۃ الذاریت۔ آیت ۵۸)

TRUE
ISLAM.ca